مدینۃ المسیح

لاہور ۲۳ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت عام طور پر اچھی ہے۔ مگر پیٹ میں قدرے درد کی شکایت ہے۔ آج اس کے متعلق ایک مقامی ڈاکٹر سے طبی مشورہ بھی لیا گیا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ ۔۔۔ کا اپریشن انشاء اللہ کل ہوگا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

قادیان ۲۳ ماہ تبلیغ آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب مقامی امیر نے پڑھا۔ جس میں غیر مبایعین کو مصلح موعود کے قبول کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم کو گزشتہ رات سے پھنسی میں زیادہ تکلیف ہے۔ احباب سیدہ ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بخار کا ...

جلد ۳۳ | ۲۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ ہش | ۱۰ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | ۲۴ فروری ۱۹۴۵ء | نمبر ۴۷

یو۔پی میں پھر فتنۂ ارتداد رونما ہوا

(از ایڈیٹر)

۱۹۲۳ء میں یو۔پی کے اضلاع متھرا۔ آگرہ۔ ایٹہ۔ مین پوری اور علی گڑھ میں ارتداد کا جو سیلاب ہزاروں مسلمان کہلانے والوں کو بہا کر لے گیا۔ وہ کسی وقتی سازش اور کوشش کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ سالہا سال کی جدوجہد اور اثر اندازیوں کا ثمرہ تھا لیکن مسلمانوں کو اس وقت پتہ لگا۔ جب آب از سر گزشت کا معاملہ ہو گیا۔ اس وقت بھی اگر مسلمان عقل و ہوش کھو نہ دیتے۔ معاملہ فہمی اور دُور اندیشی سے کام لیتے۔ اتفاق و اتحاد کے ساتھ متحدہ جدوجہد کرتے۔ تو بہت کچھ بچاؤ کی صورت پیدا ہو سکتی تھی لیکن علماء کہلانے والوں نے نہ صرف ان میں سے کوئی راہ بھی اختیار نہ کی۔ بلکہ ان کے الٹ چلنا شروع کر دیا۔ نتیجہ وہی ہوا۔ جو ان حالات میں ہونا چاہیئے تھا۔ کہ جن لوگوں کو آریہ کئی ایک ناجائز اور ناروا طریقوں۔ غیر مسلم حکام کے دباؤ اور ہندو راجوں اور تعلقہ داروں کے اثر و رسوخ سے اپنے جال میں پھنسا چکے تھے وہ ان کا شکار بن گئے۔ البتہ جن علاقوں میں جماعت احمدیہ کے مجاہدین نے جدوجہد کی۔ اور علماء کی سخت مخالفتوں اور روکاوٹوں کے باوجود کی۔ ان میں خاصی کامیابی ہوئی۔ اور اب وہ علاقے خدا تعالےٰ کے فضل سے آریوں کی دوبارہ زد میں آنے سے محفوظ ہیں۔ کیونکہ وہاں ابھی وقت سے ہمارے مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت قائم کرتے جا رہے ہیں۔

علماء کو چونکہ صرف ہنگامہ چاہیئے تھا۔ اس لئے انہوں نے ان ایام میں بہت کچھ شور مچایا۔ اور اسلام کے متعلق غیرت رکھنے والے مسلمانوں سے روپیہ بھی بہت سا اکٹھا کیا لیکن آرام و آسائش کے عادی آریوں کی ہتھکنڈوں سے ناواقف اور اسلام کی برتری ثابت کرنے سے عاری ہونے کی وجہ سے جب انہیں کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ اور ارتداد کی خود رو میں سنکے بنکر بہنے لگے۔ تو انہوں نے اپنا رُخ احمدی مجاہدین کی طرف پھیر دیا۔ اور وہ اودھم مچایا۔ کہ خدا کی پناہ۔ ان علماء کرام نے یہاں تک اعلان کر دیا۔ کہ احمدی چونکہ آریوں سے بھی بدتر ہیں۔ اس لئے کسی کا آریہ ہو جانا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ کسی احمدی کے ذریعہ مسلمانوں میں شمار ہو سکے۔

اس قسم کی حرکات سے علماء کہلانے والوں نے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ اور جب آمدنی بند ہو گئی۔ تو میدان چھوڑ کر گھروں کو بھاگ آئے۔ اور پھر آج تک ان لوگوں کی خبر تک نہیں لی۔

اس ہنگامہ سے آریوں نے جو سبق حاصل کیا وہ تو یہ تھا۔ کہ بہ نسبت شور مچانے اور اعلان کرنے کے اندر ہی اندر اور خفیہ طور پر مسلمان کہلانے والوں کو مرتد کرنے کے لئے جدوجہد کرنی چاہیئے۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کر رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے جن کا گھر لٹ گیا۔ اور جن کے بھائیوں کو ان سے چھین لیا گیا۔ انہوں نے ذرا بھی عبرت حاصل نہ کی۔ اور حاصل کرتے کیونکر جب علماء کہلانے والوں نے ان کو بالکل لاعلم اور ناواقف رکھا۔ اور خود اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں کہلانے والوں کی تعلیم و تربیت سے دیدہ دانستہ غافل رہ کر دنیا کے بکھیڑوں میں پھنسے رہے۔

ان حالات میں نہ معلوم آریہ اس وقت تک کس قدر مسلمان کہلانے والوں کو ارتداد کے گڑھے میں گرا چکے۔ اور کتنوں کو اس کے لئے تیار کر چکے ہیں۔ کہ حال میں ایک شخص نے اخبار "زمیندار" کو سرسری طور پر یہ لکھ بھیجا ہے۔ کہ:۔

"ضلع علی گڑھ کی تحصیل کھیر کے تھانہ ٹپل میں ایک سالم موضع مسلمان کہلانے راجپوتوں کا آباد ہے۔ جس کا نام گردھر پور ہے۔ اس علاقہ کے چند معتبر ہندو اور سکھ عرصہ سے اس گاؤں کے مسلمانوں کو شدھ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ مگر ناکامی ہوتی تھی آخرکار محکمہ مال اور پولیس کے ہندو اور سکھ افسروں نے اپنے جذبہ تعصب کے ماتحت اس سازش میں خفیہ طور پر شرکت کی، اور اپنے اثر اور ناجائز دباؤ سے کام لے کر پورے موضع کو شدھ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اب وہ دوسرے مواضعات میں بھی مسلمانوں اور اچھوتوں کو شدھ کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ مسلم اداروں کو اس طرف متوجہ ہو کر اپنے کئی سو ان بھائیوں کو جو غیر مسلم افسروں اور دیگر افراد کے دباؤ میں آ کر اسلام سے منحرف ہو گئے ہیں۔ یا مجبور ہو رہے ہیں پھر حلقہ بگوش اسلام کرنا چاہیئے۔ حکام بالا کو بھی اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ ورنہ اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔"

اس پر ایک دو اور مسلمان اخباروں نے کچھ ہل و چرا کی ہے۔ مگر ہندو اور آریہ اخبارات نے پھر بھی اس کا ذکر تک کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ اور انہوں نے مکمل خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ارتداد کے فتنہ کو کس رازداری اور پوشیدگی کے ساتھ چلایا جا رہا ہے۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ کسی وقت آتش فشاں پہاڑ کی طرح جب مواد پھٹ پڑے۔ تو کتنی بڑی تعداد میں مسلمان کہلانے والے اس میں گر کر ہمیشہ کے لئے بھسم ہو جائیں۔

اخبار "کوثر" (۲۱ فروری) نے ان حالات کے پیش نظر مسلمانوں کی حالت پر ایک طویل نوحہ لکھتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ:۔

"یہ جو کچھ پیش آیا ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کے طریق کار کا بالکل صحیح نمونہ ہے۔ ایک گاؤں کے مسلمانوں پر سالہا سال تک کفار یورش کرتے رہتے ہیں۔ مگر اسلام کی اجارہ دار لیگوں اور جمعیتوں اور مجلسوں اور انجمنوں کو خبر تک نہیں ہوتی۔"

پھر لکھا ہے:۔

"جب تک کفر کی یورش جاری رہی۔ مسلمان سوئے رہے یو۔پی کے بھی اور دہلی کے بھی۔ پنجاب کے بھی اور بہار کے بھی۔ علی گڑھ کے بھی۔ اور مراد آباد کے بھی۔ مگر جب یہ یورش کامیاب ہو گئی۔ تو حکومت

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع ہوا

کا دروازہ کھٹکھٹایا جانے لگا۔ ہندو حکام کی ہندو مہاسبھائیت کا نوحہ پڑھا جانے لگا۔ اور مسلمان مبلغوں کی ترسیل شروع ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔"

حالات کے اس درجہ اندوہناک ہو جانے پر مسلمانوں نے اصلاح احوال کے لئے جو صورت اختیار کی ہے۔ اس پر ماتم زنی کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اب تک جو کچھ ہو چکا ہے۔ وہ بہت ہی افسوسناک ہے۔ اور ہماری افسوسناک واقعات سے بھری ہوئی زندگی کا ایک واقعہ ہے لیکن اب جو کچھ کیا جا رہا ہے اور زیادہ دلخراش اور رنجدہ ہے۔ اور ہماری قومی بے تدبیریوں کا بدترین مظاہرہ۔ یہ گورنر سے مطالبہ۔ یہ مسلمان مجالس کو تحقیقات کا مشورہ اور یہ دو مبلغوں کی فوج کی یورش بالکل بے معنی چیزیں ہیں۔ اسلام کو اس طرح لٹتا دیکھ کر جن لوگوں کی سرگرمی اور جد و جہد کا یہ طول و عرض ہو۔ ان کے متعلق یہ توقع رکھنا کہ وہ کامیاب ہو سکینگے بالکل فضول ہے۔ یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ المناک امر یہ ہے۔ کہ اگر جماعت احمدیہ کے مجاہد ان علاقوں میں بھی اپنے لئے میدان عمل تجویز کرنا چاہیں۔ اور کفر کے مقابلہ کے لئے ہر قسم کی تکالیف اٹھانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو یہی علماء جو اب کانوں میں تیل ڈالے پڑے ہیں۔ مخالفت کے لئے کھڑے ہو جائینگے۔ درمند مسلمانوں کو اس مصیبت کا ضرور کوئی علاج سوچنا چاہئے۔ انہیں اپنے علماء سے مطالبہ کرنا چاہئے۔ کہ وہ میدان عمل میں اتر کر مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچائیں اور اسلام سے واقف کریں۔ نہ صرف یہی بلکہ غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کریں۔ ورنہ مسلمانوں کو چاہئے کہ جماعت احمدیہ سے مل کر اس سب سے بڑے فرض کی ادائیگی کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور احمدی مبلغین کے سپرد یہ کام کر دینا چاہئے۔

ایک احمدی جوان کی پوپ سے ملاقات

عبدالقادر صاحب دہلوی جو اٹلی میں جنگی خدمات کی وجہ سے مقیم ہیں اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں میں نے پوپ سے ملاقات کی اور اس سے حضرت مسیح کی دوبارہ آمد کی اطلاع دی۔ اسی طرح قاہرہ اسکندریہ۔ طبروق۔ بن غازی۔ طریپولی۔ سفیکس۔ ٹیونس۔ فلسطین اور حیفا وغیرہ جہاں جہاں رہنے کا اتفاق ہوا تبلیغ اسلام کرتا رہا۔ اٹلی میں اصحاب الکہف کے مقامات بھی دیکھے۔

درخواست دعاء

بیگم صاحبہ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بھائی حمید اللہ خان صاحب دہلی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ایک نیا علاج شروع کیا گیا ہے۔ اس میں کامیابی یعنی مکمل صحت کیلئے احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔

خدائے من قدمم راند بررہ داؤد

از مکرم حکیم عبدالرحمن صاحب خاکی بی۔ اے

خدا اماں بدہد از نگاہ چشم حسود
بہ حسن کامل و احسان حضرت محمود

مطاع زمرۂ ایمانیان و مظہر حق
متاع شوکت اسلام و مصلح موعود

از و کمال جمال است از و جمال کمال
مثیل یوسف و دلبند مہدئ مسعود

زمانہ زندہ شد از فیض ہائے انفاسش
کہ ہست روح روان و جنان بزم شہود

کلام او گل ریحان گلشن امکان
نظام حکمت او ضیمران باغ وجود

بہ شدت غم ملت دلش ہمے سوزد
دعائے او پئے اسلام در قیام و سجود

طریق زہد او اندر رسم ظاہری پاک است
چنانکہ آمدہ در وحی مہدئ مسعود

طریق زہد و تعبد ندانم اے زاہد
خدائے من قدمم راند بر رہ داؤد"

زمان ملت بیضا ز مہر او روشن
مکان ملت احمد ز عزم او افزود

تو ذکر صل علیٰ بر زبان کن اے خاکی
کہ ورد سالک و عارف بود سلام و درود

انگلستان میں تبلیغ اسلام

ایک انگلش لیڈی اور ایک ڈچ نوجوان کا قبول اسلام

لنڈن ۲۲ر فروری مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔ ایک انگریز خاتون مسز نفنٹ اور ایک ڈچ نوجوان مسٹر کوچ نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس کے افتتاح پر آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب نے جو تقریر کی۔ اس کی بہت اشاعت کی گئی ہے۔ ڈیلی سٹار نے تو اسے بتمام و کمال شائع کیا ہے۔

جامعہ احمدیہ کا مقصد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد

۱۸ر تبلیغ (فروری) کو مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مجاہد افریقہ کے اعزاز میں جامعہ احمدیہ کی طرف سے دعوت چائے دی گئی۔ اس موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ بھی رونق افروز تھے۔ اس مبارک تقریب کے خاتمہ پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خاکسار کی درخواست پر دفتر جامعہ احمدیہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اور رجسٹر جامعہ احمدیہ میں اپنے دست مبارک سے حسب ذیل زرین کلمات تحریر فرمائے۔

"اسلام اور احمدیت کی روح کو ہمیشہ تازہ رکھنا اس جامعہ کا فرض ہے۔ کوئی وقت نہ آئے کہ یہ روح اوجھل ہو۔ مقصد کا سامنے رکھنا ہی قوت عملیہ پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہو۔

خاکسار مرزا محمود احمد"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کارکنان جامعہ احمدیہ اور طلبہ کو توفیق بخشے کہ وہ اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور اسلام و احمدیت کی حقیقی خدمت بجا لا سکیں اللھم آمین یا رب العالمین

خاکسار خادم ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

دفتر اول کا ہر مجاہد ایک ایک مجاہد دفتر دوم کیلئے دے

فرمایا:۔ "اگر کوئی صاحب توفیق ہے۔ اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور اسلام کی خدمت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ تو طوعی کہنا تو الگ رہا۔ اگر لوگ اس کے راستے میں روک بن کر کھڑے ہو جائیں تب بھی وہ راستہ نکال کر ضرور اس میں حصہ لیگا۔ کیونکہ اس کے دل میں جو محبت خدا تعالیٰ کی پائی جاتی ہوگی۔ اس محبت کی وجہ سے کوئی چیز اس کو اسلام کی خدمت کے کام سے روک نہیں سکیگی۔"

اسی لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے دفتر اول والوں کے لئے فرمایا کہ "ہر دفتر اول والے کو چاہئے کہ وہ تحریک کر کے ایک آدمی دفتر دوم میں حصہ لینے کے لئے کھڑا کرے۔ اسی طرح جو لوگ دفتر دوم میں شامل ہو چکے ہیں۔ ان کو چاہئے۔ کہ دوسرے لوگوں میں تحریک کر کے اس تعداد کو بڑھائیں۔ اور ان کو کوشش کرنی چاہئے۔ کہ یہ پانچ ہزار کی تعداد پوری ہو جائے۔"

پس تحریک جدید کے دفتر اول کا ہر مجاہد کوشش کرے کہ وہ دفتر دوم کا ایک ایک مجاہد دے۔ حافظ عنایت اللہ صاحب محلہ دار الفضل نے حضور کا خطبہ سنکر فرمایا کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک سو مجاہد پیش کرونگا۔ جو ایک ایک ماہ کی آمد دینے والے ہونگے۔ اور ان کی طرف سے بارہ احباب کے وعدے آ چکے ہیں۔ حافظ صاحب قادیان کے کارخانوں میں جا کر نئے احباب کو شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پس دفتر اول کا ہر مجاہد ایک ایک مجاہد دینے کی کوشش کرے۔ تا وہ بھی اس رنگ میں بھی دائمی ثواب لینے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ خاکسار برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

دیوانہ وار تبلیغ احمدیت میں لگ جاؤ

خاکسار مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوراک

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۳)

مقدار خوراک

قرآن شریف میں کفار کے لئے وارد ہے کہ یاکلون کما تاکل الانعام۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ کافر ۷ انتڑیوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک میں۔ مراد ان باتوں سے یہ ہے کہ مومن طیب چیز کھانے والا اور دنیادار یا کافر کی نسبت بہت کم خور ہوتا ہے۔ جب مومن کا یہ حال ہوا۔ تو پھر انبیاء اور مرسلین علیہم السلام کا تو کیا کہنا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دسترخوان پر ایک سالن ہوتا تھا۔ بلکہ ستو یا کھجور یا دودھ کا ایک پیالہ ہی ایک غذا ہوا کرتی تھی۔ اسی سنت پر ہمارے حضرت اقدس علیہ السلام بہت کم خور تھے۔ اور بمقابلہ اس کام اور محنت کے۔ جس میں حضور دن رات لگے رہتے تھے۔ اگر حضور کی غذا دیکھی جاتی۔ تو بعض اوقات حیرانی سے بے اختیار لوگ کہہ اٹھتے تھے۔ کہ اتنی خوراک پر یہ شخص زندہ کیونکر رہ سکتا ہے۔ خواہ کھانا کیسا عمدہ اور لذیذ ہو۔ اور کیسی ہی بھوک ہو۔ آپ کبھی حلق تک ٹھونس کر نہیں کھاتے تھے۔ عام طور پر دن میں دو وقت۔ مگر بعض اوقات جب طبیعت خراب ہوتی۔ تو ایک وقت علاوہ اس کے چائے وغیرہ کی ایک پیالی صبح کو بطور ناشتہ بھی پی لیا کرتے تھے مگر جہاں تک میں نے غور کیا۔ آپ کو لذیذ مزیدار کھانا کھانے کا ہرگز شوق نہ تھا۔ اور ثبوت اس بات کا یہ ہے کہ آپ سالن بہت ہی کم کھاتے تھے۔

کھانے کے اوقات

معمولاً آپ صبح کا کھانا دس بجے سے ظہر کی اذان تک اور شام کا نماز مغرب کے بعد سے سونے کے وقت تک کھا لیا کرتے تھے۔ مگر معمول دو طرح کا تھا۔ جن دنوں میں آپ بعد نماز مغرب عشا تک باہر تشریف رکھا کرتے تھے۔ اور کھانا گھر میں کھاتے تھے۔ ان دنوں یہ وقت عشا کا ہوتا تھا۔ ورنہ مغرب اور عشاء کے درمیان۔

مدتوں آپ باہر مہمانوں کے ہمراہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ اور یہ دسترخوان گول کمرہ یا مسجد مبارک میں بچھا کرتا تھا۔ اور خاص مہمان آپ کے ہمراہ دسترخوان پر بیٹھا کرتے تھے۔ یہ عام طور پر دہ لوگ ہوا کرتے تھے۔ جن کو حضرت صاحب نامزد کر دیا کرتے تھے۔ ایسے دسترخوان پر کھانے والوں کی تعداد دس سے لے کر ۲۰ - ۲۵ تک ہو جایا کرتی تھی۔ گھر میں جب کھانا نوش جان فرماتے تھے تو آپ کبھی تنہا۔ مگر اکثر ام المومنین اور کسی ایک یا سب بچوں کو لے کر تناول فرمایا کرتے تھے۔ یہ عاجز کبھی قادیان میں ہوتا تو مجھے بھی شرف اس دسترخوان پر بیٹھنے کا مل جاتا تھا۔

اکثر آپ گھر میں ہی کھانا تناول فرماتے تھے۔ اور ایک دو موجودہ آدمیوں کے ساتھ یا تنہا۔ جب آپ کبھی باہر کھانا کھاتے۔ تو آپ کسی کے ساتھ نہ کھاتے تھے۔ یہ آپ کا حکم نہ تھا۔ مگر خدام آپ کو عزت کی وجہ سے ہمیشہ الگ ہی برتن میں کھانا پیش کیا کرتے تھے اگرچہ اور مہمان بھی سوائے کسی خاص وقت کے الگ الگ ہی برتنوں میں کھایا کرتے تھے۔

کس طرح کھانا تناول فرماتے

جب کھانا آگے رکھا جاتا یا دسترخوان بچھتا۔ تو آپ۔ اگر مجلس میں ہوتے۔ تو پوچھ لیا کرتے۔ کیوں جی شروع کریں؟ مطلب یہ کہ کوئی مہمان رہ تو نہیں گیا۔ یا سب کے آگے کھانا آگیا۔ پھر آپ جواب ملنے پر کھانا شروع کرتے۔ اور تمام دوران میں نہایت آہستہ آہستہ چبا چبا کر کھاتے۔ کھانے میں کوئی جلدی یا کوئی حرکت ناشائستہ آپ سے صادر [illegible]۔ البتہ آپ کھانے کے دوران میں ہر قسم کی گفتگو [illegible] بخلاف عام مولویوں کے طریق کے جو کھانے میں ایسا معروف ہوتے ہیں۔ کہ پھر ان کو تن بدن کا ہوش نہیں رہتا۔ بیچارے کوئی بات دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی کیا کریں۔ سالن آپ بہت کم کھاتے تھے۔ اور اگر کسی خاص دعوت کے موقعہ پر دو تین قسم کی چیزیں سامنے ہوں تو اکثر صرف ایک ہی پر ہاتھ ڈال لیا کرتے تھے۔ اور سالن کی جو رکابی آپ کے آگے سے اٹھتی تھی۔ وہ اکثر ایسی معلوم ہوتی تھی۔ کہ گویا اسے کسی نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ بہت بوٹیاں یا ترکاری آپ کو کھانے کی عادت نہ تھی۔ بلکہ صرف لعاب سے اکثر چھو کر لقمہ کھا لیتے۔ لقمہ چھوٹا ہوتا تھا۔ اور روٹی کے ٹکڑے آپ بہت کر لیا کرتے تھے یہ آپ کی عادت تھی۔ دسترخوان کے اٹھنے کے بعد سب سے زیادہ ٹکڑے آپ کے آگے سے ملتے تھے۔ اور لوگ بطور تبرک کے ان کو اٹھا کر کھا لیا کرتے تھے۔ آپ اس قدر کم خور تھے۔ کہ باوجودیکہ سب مہمانوں کے برابر آپ کے آگے کھانا رکھا جاتا تھا۔ مگر پھر بھی سب سے زیادہ آپ کے آگے سے بچتا تھا۔ اور بعض شخص تبرک کے بہانے سے اپنا پیٹ بھرنے کے لئے حضرت صاحب کا سب پس خوردہ آپ کے اٹھتے ہی اٹھا لیا کرتے تھے۔

بعض دفعہ تو دیکھا گیا ہے۔ کہ آپ صرف روکھی روٹی کا نوالہ موتہہ میں ڈال لیا کرتے تھے۔ اور پھر انگلی کا سرا شوربے میں تر کر کے اپنی زبان سے چھوا کرتے۔ تاکہ لقمہ نمکین ہو جائے پچھلے دنوں میں جب آپ گھر میں کھانا کھاتے تھے۔ تو آپ اکثر صبح کے وقت مکئی کی روٹی اور اس کے ساتھ کوئی ساگ یا صرف لسی کا گلاس کچھ مکھن ہوا کرتا تھا۔ یا کبھی اچار سے لگا کر بھی کھا لیا کرتے تھے۔ آپ کا کھانا صرف ایک کام کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے لئے ہوا کرتا تھا۔ نہ کہ لذت نفس کے لئے بارہا آپ نے فرمایا۔ کہ ہمیں تو کھانا کھا کر یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ کیا پکا تھا۔ اور ہم نے کیا کھایا۔ ہڈیاں چوسنے اور بڑا نوالہ اٹھانے۔ زور سے چپڑ چپڑ کرنے ڈکاریں مارنے یا رکابیاں چاٹنے یا خود کھانے پر بہت گفتگو کرنے اور اسکے مدح و ذم اور لذائذ کا تذکرہ کرنے کی آپ کی عادت نہ تھی بلکہ جو پکتا تھا [illegible] کبھی کبھی آپ پانی کا گلاس یا چائے [illegible] ہاتھ سے پکڑ کر پیا کرتے تھے۔ اور فرماتے [illegible] ابتدائی عمر میں دائیں ہاتھ میں ایسی چوٹ لگی تھی۔ کہ اب تک بوجھل چیز اس ہاتھ سے برداشت نہیں ہوتی۔ اکثر دن بیٹھ کر آپ کو کھانے کی عادت نہ تھی۔ بلکہ آلتی پالتی مار کر بیٹھتے۔ یا بائیں ٹانگ بٹھا دیتے۔ اور دایاں گھٹنا کھڑا رکھتے۔

کیا کھاتے؟

میں نے پہلے ذکر کیا کہ مقصد آپکا کھانے کا صرف قوت قائم رکھنا تھا۔ نہ کہ لذت اور ذائقہ اٹھانا۔ اس لئے آپ صرف وہ چیزیں کھاتے تھے جو آپ کی طبیعت کے موافق ہوتی تھیں۔ اور جس سے دماغی قوت قائم رہتی تھی۔ تاکہ آپ کے کام میں ہرج نہ ہو۔ علاوہ اس کے آپ کو چند بیماریاں بھی تھیں۔ جن کی وجہ سے آپ کو کچھ پرہیز بھی رکھنا پڑتا تھا۔ مگر عام طور پر آپ سب طیبات ہی استعمال فرما لیتے تھے۔ اور اگرچہ آپ سے پوچھ لیا جاتا۔ کہ آج آپ کیا کھائیں گے۔ مگر جہاں تک ہمیں معلوم ہے خواہ کچھ پکا ہو آپ اپنی ضرورت کے مطابق کھا لیا کرتے تھے۔ اور کبھی کھانے کے بدمزا ہونے پر اپنی ذاتی وجہ سے خفگی نہیں فرمائی۔ بلکہ اگر خراب پکے ہوئے کھانے پر ناراضی کا اظہار بھی فرمایا۔ تو صرف اس لئے یہ کہ کر کہ مہمانوں کو یہ کھانا پسند نہ آیا ہوگا۔ روٹی آپ تنوری اور ہاتھ کی دونوں قسم کی کھاتے تھے۔ ڈبل روٹی چائے کے ساتھ یا بسکٹ اور بکرم بھی استعمال فرما لیا کرتے تھے۔ بلکہ ولایتی بسکٹوں کو بھی جائز فرماتے تھے۔ اس لئے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس میں چربی ہے۔ کیونکہ بنانے والے کا ادعا تو مکھن ہی ہے پھر ہم ناحق بدگمانی اور شکوک میں کیوں پڑیں۔ مکی کی روٹی بہت عمر آپ نے استعمال فرمائی کیونکہ آخری سات آٹھ سال کی عمر میں آپ کو دستوں کی بیماری ہو گئی تھی۔ اور ہضمے کی طاقت کم ہو گئی تھی علاوہ [illegible] روٹیوں کے آپ شیرمال کو بھی بہت پسند فرماتے تھے اور باقرخانی کلچہ وغیرہ غرض جو جو اقسام روٹی کے سامنے آجایا کرتے تھے۔ آپ کسی کو رد نہ فرماتے تھے۔

سالن [illegible] ابھی ذکر کیا آپ بہت کم کھاتے تھے۔ گوشت آپ کے ہاں [illegible] وقت پکتا تھا۔ مگر دال آپ کو گوشت سے زیادہ پسند تھی۔ جس کے لئے گورداسپور کا ضلع مشہور ہے۔ سالن ہر قسم کا اور ترکاری عام طور پر ہر طرح کی آپ کے دسترخوان پر دیکھی گئی ہے۔ گوشت بھی ہر حلال و طیب [illegible] آپ [illegible] پرندوں کا

گوشت آپ کو مرغوب تھا۔ اس لئے بعض اوقات جب طبیعت کمزور ہوتی تو تیتر فاختہ وغیرہ کے لئے شیخ عبد الرحیم صاحب نومسلم کو اب گوشت مہیا کرنے کو فرمایا کرتے تھے۔ مرغ اور بٹیروں کا گوشت بھی آپ کو پسند تھا۔ مگر بٹیر جب سے پنجاب میں طاعون کا زور ہوا کھانے چھوڑ دیئے تھے۔ کہ اس کے گوشت میں طاعون پیدا کرنے کی خاصیت ہے اور بنی اسرائیل میں ان کے کھانے سے سخت طاعون پڑی تھی حضور کے سامنے دو ایک دفعہ گوہ کا گوشت پیش کیا گیا۔ مگر آپ نے فرمایا کہ جائز ہے۔ جس کا جی چاہے کھائے مگر رسول کریم نے چونکہ اس سے کراہت فرمائی۔ اس لئے ہم کو بھی اس سے کراہت ہے۔ اور جیسا کہ وہاں ہوا تھا۔ یہاں بھی لوگوں نے آپ کے مہمان خانہ بلکہ گھر میں بھی کچھ بچوں اور لوگوں نے گوہ کا گوشت کھایا۔ مگر آپ نے اُسے اپنے قریب نہ آنے دیا۔ مرغ کا گوشت ہر طرح کا آپ کھا لیتے تھے۔ سالن ہو یا بھنا ہوا۔ کباب ہو یا پلاؤ۔ مگر اکثر ایک ران پر ہی گذارہ کر لیتے تھے۔ اور وہی آپ کو کافی ہو جاتی تھی۔ بلکہ کبھی کچھ بچ بھی رہا کرتی تھی۔ پلاؤ بھی آپ کھاتے تھے۔ مگر ہمیشہ نرم گداز اور گلے ہوئے۔ میٹھے چاول تو کبھی خود کہہ کر پکوا لیا کرتے تھے۔ مگر گڑ کے آپ کو پسند تھے۔ عمدہ کھانے یعنی کباب مرغ۔ پلاؤ یا انڈے۔ اور اس طرح فیرنی میٹھے چاول وغیرہ۔ جب آپ کہہ کر پکوایا کرتے تھے۔ جب ضعف معلوم ہوتا جن دنوں میں تصنیف کا کام کم ہوتا یا صحت اچھی ہوتی۔ تو ان دنوں میں معمولی کھانا ہی کھاتے تھے۔ اور وہ بھی کبھی ایک وقت ہی اور دوسرے وقت دودھ سے گزارہ کر لیتے تھے۔ دودھ۔ بالائی۔ مکھن یہ اشیاء بلکہ بادام روغن تک صرف قوت کے قیام اور ضعف کو دور کرنے کے لئے استعمال فرماتے تھے۔ اور ہمیشہ معمولی مقدار میں بعض لوگوں نے آپ کے کھانے پر اعتراض کئے ہیں۔ مگر ان بیوقوفوں کو یہ خبر نہیں کہ ایک شخص جو عمر میں بوڑھا ہے۔ اور اسے کئی امراض لگے ہوتے ہیں۔ اور باوجود ان کے وہ تمام جہاں سے معروف [illegible] ایک

جماعت بنا رہا ہے۔ جس کے فرد فرد پر اس کی نظر ہے۔ اصلاح امت کے کام میں مشغول ہے۔ ہر مذہب سے الگ الگ قسم کی جنگ ٹھنی ہوئی ہے۔ گورنمنٹ سے الگ قسم کے تعلقات ہیں۔ دن رات تصانیف میں مصروف ہے جو نہ صرف اردو بلکہ فارسی اور عربی میں۔ اور پھر وہی ان کو لکھتا اور وہی کاپی دیکھتا اور وہی پروف درست کرتا اور وہی ان کی اشاعت کا انتظام کرتا ہے۔ پھر سینکڑوں مہمانوں کے ٹھہرنے اترنے کا اعلیٰ حسب مراتب کھانے کا انتظام۔ عمارت کا کام مباحثات کا کام۔ پنجوقتہ نمازوں کی حاضری مسجد میں روزانہ مجلسیں اور تقریریں ہر روز بیسیوں آدمیوں سے ملاقات۔ اور پھر ان سے طرح طرح کی گفتگو۔ مقدمات کی پیروی روزانہ سینکڑوں خطوط پڑھنے۔ اور پھر ان میں سے بہتوں کے جواب لکھنے۔ پھر گھر میں۔ اپنے بچوں اور اہلبیت کو بھی وقت دینا اور باہر گھر میں بیعت کا سلسلہ اور نصیحتیں اور دعائیں۔ غرض اس قسم کا کام دماغی محنتیں۔ اور تفکرات کے ہوتے ہوئے پھر تقاضائے عمر اور امراض کی وجہ سے اگر صرف اس عظیم الشان جہاد کے لئے قوت پیدا کرنے کو وہ شخص بادام روغن استعمال کرے تو کون بیوقوف اور ناحق شناس ظالم طبع انسان ہے۔ جو اس کے اس فعل پر اعتراض کرے۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ بادام روغن کوئی فرید ار چیز نہیں اور لوگ لذت کے لئے اس کا استعمال نہیں کرتے پھر اگر مزے کی چیز بھی استعمال کی تو ایسی نیت اور کام کرنے والے کیلئے تو فرض ہے۔ حالانکہ ہمارے جیسے کاہل الوجود انسانوں کے لئے وہ بھی کھانے تعیش میں داخل ہیں۔ اور پھر جس وقت دیکھا جائے کہ وہ شخص ان مخفی غذاؤں کو صرف بطور قوت لایموت اور سد رمق کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ تو کون عقل کا اندھا ایسا ہوگا۔ کہ اس خوراک کو لذائذ حیوانی اور حظوظ نفسانی سے تعبیر کرے۔ خدا تعالیٰ [illegible] سے بچائے۔

دودھ کا استعمال آپ اکثر رکھتے تھے اور سوتے وقت تو ایک گلاس ضرور پیتے تھے۔ اور دن کو بھی پچھلے دنوں میں زیادہ استعمال فرماتے تھے۔ کیونکہ یہ معمول ہو گیا تھا کہ ادھر دودھ پیا اور اُدھر دست آگیا۔ اس لئے بہت ضعف ہو جاتا تھا۔ اس کے دور کرنے کو۔ دن میں تین چار مرتبہ تھوڑا تھوڑا دودھ طاقت قائم کرنے کو پی لیا کرتے تھے۔

دن کے کھانے کے وقت پانی کی جگہ گرمی میں آپ لسی بھی پی لیا کرتے تھے۔ اور برف موجود ہو تو اس کو بھی استعمال فرما لیتے تھے۔

ان چیزوں کے علاوہ شیرۂ بادام بھی گرمی کے موسم میں جس میں چند دانہ مغز بادام کے اور چند چھوٹی الائچیاں اور کچھ مصری پیسکر چھنکر پڑتے تھے۔ اور اگرچہ معمولاً نہیں۔ مگر کبھی کبھی دفع ضعف کے لئے۔ آپ کچھ دن متواتر یخنی گوشت کی یا پاؤں کی پیا کرتے تھے۔ یہ یخنی بھی بہت بدمزہ چیز ہوتی تھی۔ یعنی صرف گوشت کا ابلا ہوا رس ہوا کرتا تھا۔

میوہ جات آپ کو پسند تھے۔ اور اکثر احمدیہ بطور تحفہ کے لایا بھی کرتے تھے گاہے بگاہے۔ خود بھی منگواتے تھے۔ پسندیدہ میووں میں سے آپ کو انگور۔ بمبئی کا کیلا۔ ناگپوری سنگترے۔ سیب سردے اور سروی آم زیادہ پسند [illegible] باقی میوے بھی گاہے بگاہے جو آتے رہتے تھے کھا لیا کرتے تھے۔ گنا بھی آپ کو پسند تھا۔

شہتوت بیدانہ کے موسم میں آپ بیدانہ اکثر اپنے باغ کی جنس سے منگوا کر کھاتے تھے اور کبھی کبھی ان دنوں میں سیر کے وقت باغ کی طرف تشریف لے جاتے اور مع سب رفیقوں کے بھی ایک جگہ بیدانہ تڑوا کر سب کے ہمراہ ایک ٹوکرے میں نوشجان فرماتے اور خشک میووں میں صرف بادام کو ترجیح دیتے تھے۔

چائے [illegible] اشارہ کر آیا ہوں آپ صبح کو اکثر مہمانوں کے لئے روزانہ بنواتے تھے۔ اور خود بھی پی لیا کرتے تھے مگر عادت نہ تھی۔ سبز چائے استعمال کرتے اور سیاہ کو ناپسند فرماتے تھے۔ اکثر دودھ والی میٹھی پیتے تھے۔

زمانہ موجودہ کے ایجادات مثلاً برف اور سوڈا لیمونیڈ جنجر وغیرہ بھی گرمی کے دنوں میں پی لیا کرتے تھے بلکہ شدت کی گرمی میں برف بھی امرتسر لاہور سے خود منگوا لیا کرتے تھے۔ اور گردہ کی درد کی تکلیف کی وجہ سے سوڈا واٹر اور بھٹ تیتر کا گوشت بارہا استعمال فرمایا۔

بازاری مٹھائیوں سے بھی آپ کو کسی قسم کا پرہیز نہ تھا۔ نہ اس بات کی پرچول تھی۔ کہ ہندو کی ساخت تھی یا مسلمانوں کی۔ لوگوں کی نذرانہ کے طور پر آوردہ مٹھائیوں میں سے بھی کھا لیا کرتے تھے۔ اور خود بھی روپیہ دو روپے کی مٹھائی منگوا کر رکھا کرتے تھے۔ یہ مٹھائی بچوں کے لئے ہوتی تھی۔ کیونکہ وہ اکثر حضور ہی کے پاس چیزیں یا پیسہ مانگنے دوڑے آتے تھے۔ میٹھے بھرے ہوئے سموسے یا بیدانہ عام طور پر یہ دو ہی چیزیں آپ ان بچوں کے لئے منگوا رکھتے۔ کیونکہ یہی قادیان میں ان دنوں میں اچھی بنتی تھیں۔

ایک بات یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ آپ کو اپنے کھانے کی نسبت اپنے مہمانوں کے کھانے کا زیادہ فکر رہتا تھا۔ اور آپ دریافت فرما لیا کرتے تھے۔ کہ فلاں مہمان کو کیا کیا پسند ہے۔ اور کس کس چیز کی اسکو عادت ہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کا جب تک نکاح نہیں ہوا۔ تب تک آپ کو ان کی خاطر داری کا اس قدر اہتمام تھا۔ کہ روزانہ کئی برس خود اپنی نگرانی میں ان کے لئے دودھ چائے بسکٹ۔ مٹھائی۔ انڈے وغیرہ برابر صبح کے وقت بھیجا کرتے۔ اور پھر لے جانے والے سے دریافت بھی کر لیتے تھے۔ کہ انہوں نے اچھی طرح سے کھا بھی لیا۔ تب ان کی تسلی ہوتی۔ اسی طرح [illegible] صاحب کے چائے چاول وغیرہ ان کے خاص مرغوبات کا بڑا خیال رکھتے۔ اور بار بار دریافت کرتے۔ کہ کوئی مہمان بھوکا تو نہیں رہ گیا۔ یا کسی کی طرف سے ملازمان لنگر خانہ نے تغافل تو نہیں کیا۔ بعض موقعہ پر ایسا ہوا۔ کہ کسی مہمان کے لئے سالن نہیں بچا۔ یا وقت پر ان کا کھانا رکھنا بھول گیا۔ تو اپنا سالن یا سب کھانا اس کے لئے اٹھوا کر بھجوا دیا۔

بار ہا ایسا بھی ہوا۔ کہ آپ کے پاس تحفہ میں کوئی چیز کھانے کو آئی۔ یا خود کوئی چیز آپ نے ایک وقت منگوائی۔ پھر اس کا خیال نہ رہا۔ اور پڑی پڑی سڑ گئی۔ یا خراب ہو گئی۔ اور اس سبب سے سب کی سب پھینکنی پڑی۔ یہ دنیا دار کا کام نہیں۔ ان سب اشیاء کا نام پڑھ کر ایک شخص دھوکا کھا سکتا ہے۔ کہ حضرت صاحب عمدہ عمدہ کھانے مٹھائیاں میوے وغیرہ وغیرہ خوب کھاتے تھے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ میرا بیان بیس پچیس سال کے مشاہدہ پر حاوی ہے۔ یہ اشیاء آپ نے اپنے دستر خوان پر استعمال فرمائی ہیں۔ یہ مطلب نہیں۔ کہ ہمیشہ ہر وقت آپ کا خوان ایسا بنا رہتا تھا۔ اور پھر یہ کہ ان اشیاء میں سے اکثر چیزیں تحفہ کے طور پر خدا کے وعدوں کے ماتحت آتی تھیں۔ اور بار ہا ایسا ہوا۔ کہ حضرت صاحب نے ایک چیز کی خواہش فرمائی۔ اور وہ اسی وقت نووارد مرید با اخلاص نے لا کر حاضر کر دی۔

آپ کو کوئی عادت کسی چیز کی نہ تھی۔ ہاں البتہ کبھی کبھی دل کی تقویت یا کھانے کے بعد منہ کی صفائی کے لئے یا کبھی گھر میں سے پیش کر دیا گیا۔ تو کھا لیا کرتے تھے۔ بلکہ ایک موقع پر کچھ حقہ نوشوں کو مہمان خانہ سے نکال بھی دیا تھا۔ ہاں جن ضعیف العمروں کو عادت لگی ہوئی تھی۔ ان کو آپ نے بسبب مجبوری کے اجازت بھی دے دی تھی۔ کئی احمدیوں نے تو اس طرح حقہ چھوڑا۔ کہ ان کو قادیان میں وارد ہونے کے وقت حقہ کی تلاش میں تکیوں میں یا مسمی مرزا نظام الدین دشمن دین کی ٹولی میں جانا پڑتا تھا۔ اور حضرت صاحب کی مجلس سے اٹھ کر وہاں جانا گویا بہشت سے نکل کر دوزخ میں جانے کا حکم رکھتا تھا۔ اس لئے باغیرت لوگوں نے ہمیشہ کے لئے حقہ کو الوداع کہی۔

ہاتھ دھونا وغیرہ

کھانے سے پہلے عموماً اور بعد میں ضرور ہاتھ دھویا کرتے تھے۔ اور سردیوں میں اکثر گرم پانی استعمال فرماتے۔ صابون بہت ہی کم برتتے تھے۔ کپڑے یا تولیہ سے ہاتھ پونچھا کرتے تھے۔ بعض ملانوں کی طرح ڈاڑھی سے چکنے ہاتھ پونچھنے کی عادت ہرگز نہ تھی۔ کلی بھی کھانے کے بعد فرماتے تھے۔ اور خلال بھی ضرور رکھتے تھے۔ جو اکثر کھانے کے بعد کیا کرتے تھے۔

رمضان کی سحری کے لئے آپ کے لئے سالن یا مرغی کی ایک ران اور فرنی عام طور پر ہوا کرتے تھے۔ اور سادہ روٹی کی بجائے ایک پراٹھا ہوا کرتا تھا۔ مگر آپ اس میں سے تھوڑا سا ہی کھاتے تھے۔

کھانے میں مجاہدہ

اس جگہ یہ بھی ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اوائل عمر میں گوشہ تنہائی میں بہت بہت مجاہدات کئے ہیں۔ اور ایک موقعہ پر متواتر چھ ماہ کے روزے منشائے الٰہی سے رکھے۔ اور خوراک آپ کی صرف نصف روٹی یا کم روزہ افطار کرنے کے بعد ہوتی تھی۔ اور سحری بھی نہ کھاتے تھے اور گھر سے جو کھانا آتا تھا۔ وہ چھپا کر کسی مسکین کو دے دیا کرتے تھے۔ تا کہ گھر والوں کو معلوم نہ ہو۔ مگر اپنی جماعت کے لئے عام طور پر آپ نے ایسے مجاہدے پسند نہیں فرمائے۔ بلکہ اس کی جگہ تبلیغ اور قلمی خدمات کو مخالفانِ اسلام کے برخلاف اس زمانہ کا جہاد قرار دیا۔ پس ایسے شخص کی نسبت یہ خیال کرنا کہ وہ دنیاوی لذتوں کا خواہشمند ہے۔ سراسر ظلم نہیں تو کیا ہے۔

لنگر خانہ میں آپ کے زمانہ میں زیادہ تر دال اور خاص مہمان کے لئے گوشت پکا کرتا تھا۔ مگر جلسوں یا عیدین کے موقعہ پر یا جب آپ کے بچوں کا عقیقہ یا کوئی اور خوشی کا موقعہ ہو تو آپ عام طور پر اس دن گوشت یا پلاؤ یا زردہ کا حکم دے دیا کرتے تھے۔ کہ غربا کو بھی اس میں شریک ہونے کا موقعہ ملے۔

ادویات

آپ خاندانی طبیب تھے۔ آپ کے والد ماجد اس علاقہ میں نامی گرامی طبیب گزر چکے ہیں۔ آپ نے بھی طب سبقاً سبقاً پڑھی ہے۔ مگر باقاعدہ مطب نہیں کیا۔ کچھ تو خود بیمار رہنے کی وجہ سے اور کچھ چونکہ لوگ کچھ پوچھنے آ جاتے تھے۔ آپ اکثر مفید اور مشہور ادویہ اپنے گھر میں موجود رکھتے تھے۔ نہ صرف یونانی بلکہ انگریزی بھی۔ مفصل ذکر طبابت کے نیچے آئیگا۔ یہاں اتنا ذکر کر دینا ضروری ہے۔ کہ آپ کئی قسم کی مقوی دماغ ادویات کا استعمال فرمایا کرتے تھے۔ مثلاً۔ کوکا۔ کولا مچھلی کے تیل کا مرکب۔ ایسٹن سیرپ۔ کونین فولاد وغیرہ۔ خواہ کیسی ہی تلخ یا بدمزا دوا ہو۔ آپ اس کو بے تکلف پی لیا کرتے تھے۔ ۱۳

سر کے دورے اور سردی کی تکلیف کے لئے سب سے زیادہ آپ مشک یا عنبر استعمال فرمایا کرتے تھے۔ اور ہمیشہ اعلیٰ قسم کا منگوایا کرتے تھے۔ یہ مشک خریدنے کی ڈیوٹی آخری ایام میں حکیم محمد حسین صاحب مفرح عنبری کے سپرد تھی۔ عنبر اور مشک دونوں مدت تک سیٹھ عبد الرحمن صاحب مدراسی کی معرفت آتے رہے۔ مشک کی تو آپ کو اس قدر ضرورت رہتی۔ کہ سامنے رومال میں باندھ کر رکھتے تھے۔ کہ جس وقت ضرورت ہوئی فوراً نکال لیا۔

الہام

کھانا کھلانے کی بابت آپ کو ایک الہامی حکم ہے۔ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ یعنی اے نبی بھوکے اور سوال کرنے والے کو کھانا کھلاؤ۔

تبلیغ کیلئے وقف ایام کی ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی یہ پرانی تحریک چلی آتی ہے۔ کہ جماعت کے افراد تبلیغ کے لئے اپنے کچھ ایام وقف کریں۔ اور مرکز کی نگرانی میں جہاں ان کو متعین کیا جائے تبلیغ کریں۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ سے میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں۔ اور ملازم پیشہ رخصتیں حاصل کر کے اور آزاد پیشہ اپنے کاموں سے فارغ ہو کر کچھ ایام تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ اور شعبہ تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اطلاع دیں۔ اور اپنے کوائف درج کریں۔ تا انہیں مناسب جگہ پر متعین کیا جائے۔ کسی صاحب کا بھی یہ عذر قبول نہیں ہو سکتا۔ کہ کام کی کثرت کی وجہ سے وہ اپنے تئیں فارغ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ انہوں نے احمدیہ جماعت میں داخلہ کے وقت یہ اقرار کیا تھا۔ کہ وہ ہر صورت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اس عہد کے ہوتے ہوئے اور جب تک آپ اس عہد پر قائم ہیں۔ آپ کا یہ عذر اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں قبول نہیں ہو سکتا۔

(عباس احمد مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس مشاورت اور وصولی چندہ

آئندہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر جو فہرست جماعتوں کے چندہ کی حالت کی پیش کی جائیگی۔ اس میں ہر ایک جماعت کا موصولہ چندہ تا اخیر فروری ۱۹۴۵ء بمقابلہ تدریجی بجٹ دس ماہ کے درج کر کے دکھلایا جائیگا۔

پس تمام جماعتوں کو خصوصاً ان کے ذمہ وار عہدیداران کو متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ ابھی سے اس بات کی فکر رکھیں۔ اور اخیر فروری ۱۹۴۵ء تک اس قدر رقم اپنے چندہ کی داخل خزانہ مرکزی کر دیں۔ جو ان کے دس ماہ کے بجٹ کے مقابلہ میں خاطر خواہ قرار دی جا سکے۔ اور ان کو اور ان کی جماعت کو چندہ کی کافی مقدار نہ داخل کرانے کی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دیگر نمائندگان مجلس مشاورت کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ (ناظر بیت المال)

ایک ضروری اعلان

مقامی کارکنان جماعت ہائے احمدیہ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ کہ ان کی جماعت سے کس قدر احمدی نوجوان احمدی کمپنی یا کسی اور کمپنی میں بھرتی ہو گئے ہیں۔ ان کی فہرستیں مندرجہ ذیل نمونہ سے بنائیں۔ اور بعد تکمیل مجھے ارسال فرمائیں۔ کیونکہ ان کا ریکارڈ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ جن جماعتوں نے بھرتی شدہ احباب کی فہرستیں بھیجنے میں نظارت ہذا سے تعاون کیا ہے۔ نظارت ان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ امید ہے۔ احباب قومی مفاد کے پیش نظر اس کام کی طرف فوری توجہ فرماوینگے۔

نمبر شمار	نام معہ ولدیت	[illegible]	[illegible]	عہدہ	[illegible]

(ناظر امور عامہ)

قیام مجالس انصار اللہ کیلئے ضروری اعلان

جن جماعتوں میں ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں۔ ان کے امراء پریذیڈنٹ اور سیکرٹریان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنے اپنے ہاں زائد از چالیس سالہ عمر کے احباب کی حسب قواعد و ضوابط مجلس انصار اللہ قائم فرمالیں۔ اگر جلسہ سالانہ پر قواعد و ضوابط کی مطبوعہ کاپی دفتر مرکزیہ انصار اللہ سے نہ لے گئے ہوں۔ تو بہت جلد منگوا لی جاویں۔

جن جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم نہ ہونگی۔ ان جماعتوں کے ایسے عہدہ داروں کے متعلق جو بلحاظ عمر انصار اللہ متصور ہونگے۔ تعطل کے لئے ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں مجبوراً لکھ دینا پڑیگا۔ اس لئے اس بارے میں جلد توجہ کی جائے۔

(قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان)

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی شاندار ملکی خدمات

ہندوستان کے تمام سیاسی حلقوں میں تعریف و توصیف کا غلغلہ

جماعت احمدیہ کے نہایت ہی مخلص اور قابل فرزند آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو ملکی خدمات کا جب بھی موقع ملا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک بارہا اہم ترین مواقع خدمات کے مل چکے ہیں آپ نے اپنے وطن عزیز کا ایسے اعلیٰ رنگ میں اور ایسی قابلیت سے حق ادا کیا کہ دوست تو دوست مخالفوں تک سے خراج تحسین وصول کیا۔ حال ہی میں آپ کو حکومت کی طرف سے جب کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس لندن میں ہندوستانی ڈیلیگیشن کے لیڈر کی حیثیت سے بھیجا گیا۔ تو آپ نے کانفرنس کے اجلاس میں ہندوستان کی خواہشات اور مطالبات کو اس عمدگی اور قابلیت کے ساتھ پیش کیا کہ ہندوستان کے تمام سیاسی حلقوں سے تحسین و آفرین کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ اور ملک کے مقتدر ہندو مسلمان اخبارات نہایت تعریفی مضامین شائع کر رہے ہیں۔

مذکورہ بالا کانفرنس کی جو روئداد اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ۱۷ فروری کو اس کا افتتاح ہوا۔ کانفرنس میں برطانوی سلطنت کے تمام ممالک کے نمائندے شریک ہوئے۔ ہندوستان کی طرف سے جو نمائندے شریک ہوئے۔ جن کے صدر آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ہیں۔ آپ نے اس اجلاس میں ایک پرجوش تقریر کی۔ اور ہندوستان کے لئے مکمل درجہ نوآبادیات کا مطالبہ پیش کیا آپ نے فرمایا۔ ہندوستان تو اپنے حصول مقصد سے زیادہ دیر تک رک نہیں سکتا۔ ہندوستان نے برطانوی قوموں کی آزادی کی حفاظت کے لئے پچیس لاکھ فوج میدان میں بھیجی ہے۔ مگر وہ اپنی آزادی کے لئے دوسروں سے بھیک مانگ رہا ہے ہندوستان کی حالت اب بدل چکی ہے جنگ نے اُسے اپنی اہمیت کا پورا احساس کرا دیا ہے۔ اُس کے صنعتی ذرائع منظم ہو چکے ہیں۔ اور آج وہ اتحادیوں کے لئے اسلحہ کے گودام کا کام دے رہا ہے۔ اتحادی چین کو بڑی چار طاقتوں میں شمار کرنے لگے ہیں۔ مگر ہندوستان کی اہمیت بھی کچھ کم نہیں۔ ہندوستان کئی پہلوؤں سے چین سے آگے ہے۔ چین صرف آبادی اور رقبہ کے مقابلے میں آگے ہے ورنہ صنعت۔ قوت ساخت۔ اعلیٰ تعلیم۔ آرٹ سائنس۔ رسل و رسائل۔ صحت۔ قیام امن۔ و آئین اور دیگر تمام معاملات میں ہندوستان کا درجہ بلند ہے۔ ہندوستان کے اندرونی اختلافات کچھ بھی ہوں۔ مگر وہ چینیوں کے باہمی تفاوت سے زیادہ خطرناک ثابت نہیں ہو سکتے۔ ہندوستان پر کئی بار حملے ہوئے ہیں۔ مگر ہندوستان نے کبھی بھی کسی پر حملہ نہیں کیا۔ ہندوستان کب تک انتظار کر سکتا ہے۔ وہ آزادی کی طرف پیشقدمی شروع کر چکا ہے۔ اب اسے امداد دیں۔ یا اس کے راستہ میں مزاحم ہوں اسے کوئی روک نہیں سکے گا۔ اگر آپ چاہیں گے۔ تو وہ کامن ویلتھ کے اندر رہ کر ہی آزادی حاصل کرے گا۔

ہندوستان کی جنگی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے سر ظفر اللہ خان نے فرمایا۔ جنگ سے پہلے ہندوستان مقروض تھا۔ مگر دوران جنگ میں اس نے اتنی مالی امداد دی ہے۔ کہ اب وہ قرضخواہ بن گیا ہے۔ اس نے رضاکارانہ طور پر ۲۵ لاکھ فوج دی ہے آئندہ امن کے قیام میں ہندوستان کی جنگی کوششوں کو خاص اہمیت حاصل ہوگی۔"

اس تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے ہندوستان کے ہندو مسلمان اخبارات نے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ انہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے۔

(۱)

روزانہ اخبار "پربھات" ۲۰ فروری ۱۹۴۵ء لکھتا ہے:۔

"ہندوستان کی طرف سے سر ظفر اللہ بطور نمائندہ اس کانفرنس میں تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی پہلی تقریر بہت زوردار ہے۔ اور دل خوش کن بھی۔ کیونکہ انہوں نے کامن ویلتھ کے دوسرے ممبروں کو صاف الفاظ میں بتایا کہ جس پچیس لاکھ سپاہی مہیا کرنے والا ملک اگر آزادی سے محروم رہا تو جنگ کے بعد بھی دنیا میں امن نہیں ہو سکتا۔ ایک ایک ہندوستانی کو سر ظفر اللہ کا ممنون ہونا چاہیئے۔ کہ انہوں نے انگریزوں کے گھر جا کر حق کی بات کہی۔"

(۲)

اخبار "ویر بھارت" (۲۰ فروری ۱۹۴۵ء نے) ایک طویل مضمون میں لکھا ہے:۔

"سر ظفر اللہ نے کامن ویلتھ کانفرنس میں بجا طور پر یہ سوال کیا کہ جس ہندوستان کے پچیس لاکھ سپاہی دنیا کو آزاد کرانے کے لئے لڑ رہے ہیں۔ کیا اس کا بدستور غلام رہنا باعث شرم نہیں ہے؟"

(۳)

اخبار "انقلاب" (۲۲ فروری نے) "سر ظفر اللہ خاں کی صاف گوئی" کے عنوان سے ایک اداریہ لکھا ہے جس میں بیان کیا ہے:۔

"چودھری سر ظفر اللہ خاں نے کامن ویلتھ کی کانفرنس (منعقدہ لندن) میں جو تقریر فرمائی وہ ہر انگریز اور اتحادی ملکوں کے ہر فرد کے لئے دلی توجہ کی مستحق ہے۔ کیا اس ستم ظریفی کی کوئی مثال مل سکتی ہے کہ جس ہندوستان کے پچیس لاکھ بہادر مختلف جنگی میدانوں میں جمعیتہ اقوام برطانیہ کی آزادی کو محفوظ رکھنے کی خاطر لڑ رہے ہیں۔ وہ خود آزادی سے محروم ہے؟

یہ الفاظ کسی غیر ذمہ دار مقرر کی زبان سے نہیں نکلے جس نے مجمع عام میں عوام سے نعرے لگوانے کیلئے یہ طریق بیان اختیار کیا ہو۔ بلکہ ایک ذمہ دار ہندوستانی وفد کے قائد و رہنما کے الفاظ ہیں۔ اور کوئی شخص ان کی سچائی اور درستی میں ایک لمحہ کے لئے بھی شبہ نہیں کر سکتا۔ گزشتہ ساڑھے پانچ برس میں ایک موقع بھی نہیں آیا کہ ہندوستان نے بہ حیثیت مجموعی اور بہ اعتبار عمومی جنگ کے سلسلے میں اپنے واجبات و فرائض کی بجا آوری کا بہتر سے بہتر ثبوت نہ دیا ہو۔ جن جماعتوں نے جنگی مساعی میں پورا اور سرگرم حصہ نہ لیا۔ یا جن کی طرف سے ان کی مخالفت ہوئی۔ ان کا عذر بھی اس کے سوا کیا تھا کہ ہندوستان کو آزادی نہیں ملی۔ اور آزادی مل جائے تو اس وسیع سرزمین کے لا متناہی وسائل کو اس پیمانے پر جنگ کے لئے حرکت میں لایا جا سکتا ہے کہ دنیا حیران رہ جائے۔ ان جماعتوں کے طریق و تدابیر سے۔ اور بعض حالتوں میں مقاصد سے بھی اختلاف کیا جا سکتا ہے اور خود ہم نے بھی ان کی تنقید میں کبھی تامل نہیں کیا۔

لیکن کیا یہ حقیقت حد درجہ رنجیدہ نہیں کہ جن جماعتوں نے ہر شئی کو حصول آزادی پر موقوف و ملتوی رکھا، ان کے طرز عمل سے اختلاف کیا گیا لیکن جن جماعتوں اور گروہوں نے کسی شرط یا عہد و پیمان کے بغیر ہر قسم کی قربانیوں کو آزادی و جمہوریت کی حمایت کے خیال سے نیز ہندوستان کی حفاظت کے خیال سے ضروری قرار دیا۔ وہ بھی اس وقت تک منزل آزادی سے قریب تر نہیں ہوئے؟

بلاشبہ ہندوستان میں اختلافات موجود ہیں اور ان اختلافات کا فیصلہ خود ہندوستانیوں کو کرنا چاہیئے۔ اس لئے بھی کہ وہی فیصلے کے حقدار ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ انہی کا فیصلہ پائیدار ہوگا چودھری سر ظفر اللہ خاں نے اس سلسلہ میں چین کی مثال پیش کی کہ وہاں بھی کمیونسٹوں اور مارشل چیانگ کائی شیک کی قومی پارٹی (کومنتانگ) میں اختلافات ہیں۔ ہم اس مثال کو ہر لحاظ سے اپنے حالات کے مطابق نہیں سمجھتے۔ تاہم کیا حکومت برطانیہ کے لئے یہ زیبا ہے کہ ہمارے اختلافات کی وجہ سے سارے سلسلہ کاروبار کو معطل کئے بیٹھی رہے اور چپ چاپ یہ دیکھتی رہے کہ کب ہمارے اختلافات مٹتے ہیں اور کب اسے آزادی ہند کے مسئلے پر سنجیدگی کے ساتھ توجہ کا موقع ملتا ہے"

(۴)

اخبار "پرتاپ" (۲۲ فروری) اپنے خاص رنگ میں لکھتا ہے:۔ "ہندوستان کے فیڈرل کورٹ کے جج سر محمد ظفر اللہ آج کل لندن گئے ہوئے ہیں آپ کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں ہندوستانی ڈیلیگیشن کے لیڈر ہیں۔ لندن میں آپنے جو تقریریں کیں ہیں ان سے ہندوستان تو کیا۔ ساری کامن ویلتھ میں تہلکہ مچ گیا ہے۔ کوئی امید نہ کر سکتا تھا کہ سر ظفر اللہ جیسا شخص بھی برطانیہ کی مذمت میں ایسے الفاظ استعمال کر سکتا ہے۔ چند دن ہوئے آپ نے ایک تقریر کی۔ جسے سن کر یو پی کے سابق گورنر میلکم ہیلی جو اس وقت لارڈ ہیلی آف سرگودھا ہیں۔ آگ بگولہ ہو گئے۔ اور میٹنگ سے اٹھ کر چلے گئے۔ آپ نے برطانوی حکمرانوں کو وہ کھری کھری سنائیں کہ سننے والے دنگ رہ گئے۔ برطانوی حکومت کے درجنوں تنخواہ دار ایجنٹوں کے کئے کرائے پر آپکی ایک تقریر نے پانی پھیر دیا۔

عام سوال یہ کیا جا رہا ہے کہ یہ کیسے ہوا۔ کہ ایسے ایسے لوگ بھی جو برطانیہ کی بدولت ان ممتاز عہدوں پر پہنچے ہیں۔ آج اس کے خلاف ہو رہے ہیں۔

جواب صاف ہے۔ برطانوی حکومت ہر ایک کو جھکنا دینا چاہتی ہے۔ اور جن لوگوں میں ابھی تک ضمیر باقی ہے۔ وہ ان حالات کو برداشت نہیں کر سکتے

(۵)

اخبار احسان ۱۴ فروری نے لکھا ہے:۔

"سر ظفر اللہ خاں نے لندن میں ایک اور تقریر کی۔ جس میں ایک سرکاری ممبر ہونے کے باوجود آپ نے صاف گوئی سے کام لیا ہے۔ آپ نے برطانوی مدبروں سے کہا ہے۔ کہ اس نازک لمحات میں برطانیہ کو جو فتوحات ہوئی ہیں۔ وہ قابل تعریف ہیں۔ امریکہ سے برطانیہ نے معاملہ کیا۔ تو اس میں برطانیہ کو کامیابی ہوئی۔ روس سے بات چیت ہوئی۔ تو اس میں بھی برطانیہ کو فتح ہوئی۔ آگے بڑھنے کے لئے جس طرف بھی قدم اٹھے۔ تو برطانیہ کو ناکامی نہ ہوئی۔ لیکن اس لمبی چوڑی دنیا میں کیا برطانیہ صرف ہندوستان کے معاملے میں ہی شکست تسلیم کرنا چاہتا ہے؟ معلوم نہیں۔ برطانیہ کے مدبروں نے سر ظفر اللہ کی ان باتوں کو کن جذبات کے ماتحت سنا ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ جس کا احساس آج سر ظفر اللہ جیسے انسان کو بھی ہو رہا ہے۔ اور کس قدر افسوسناک واقعہ ہوگا۔ اگر برطانوی مدبروں کے دل میں تبدیلی واقع نہ ہوئی۔ آپ نے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ ہندوستان آزاد ہونا چاہتا ہے۔ خواہ اسے کامن ویلتھ (دول متحدہ) سے باہر ہی کیوں نہ رہنا پڑے۔ ہندوستان دول متحدہ میں بھی شریک ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنی قسمت کا آپ مالک ہو۔ اور باہر سے کوئی دباؤ اس پر نہ پڑے اور دوسری شرط یہ ہے۔ کہ درجہ نو آبادیات میں وہ نسلی امتیاز کا شکار نہ ہو۔ اور اس کا درجہ بالکل مساوی ہو۔ یہ باتیں بالکل صاف ہیں"۔

یہ صرف دو چار اخبارات کے اقتباسات

ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے تمام اردو انگریزی پریس میں جناب چودھری صاحب موصوف کی حق گوئی کا غلغلہ بلند ہو رہا ہے اور برطانوی ہند میں یہ پہلی مثال ہے۔ کہ حکومت کے نمائندہ نے اہل ہند کے سیاسی اور ملکی جذبات کی وضاحت اس صفائی اور جرأت کے ساتھ حکومت کی مدعو کردہ کانفرنس میں کی۔

چندہ زنانہ سکول سالٹ پانڈ کی فہرست اور لجنات اماء اللہ

ذیل میں ان لجنہ اماء اللہ کی فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ جن کی طرف سے زنانہ سکول سالٹ پانڈ کا چندہ وصول ہو چکا ہے۔ جن لجنات کا نام اس فہرست میں نہیں۔ وہ فوری توجہ کر کے اپنی مقررہ رقم بلکہ اس سے زیادہ ارسال فرماویں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۲۱/- روپے
محترمہ مائی کاکو صاحبہ خادمہ حضرت ام المومنین ۲۵/- روپے
محلہ دار الرحمت ۷۳/۷/۱ روپے محلہ دار الفضل ۳۲۵/۷/- "
" دار البرکات ۱۱/۱۴/۱ " قادر آباد ۱۵/۱۰/- "
" دار العلوم ۳۵/- " دار الفتوح ۶۵/۱۴/۳ "
" ناصر آباد ۱۵/- " دار الشکر ۱۹/۱۰/- "
" دار الانوار ۱۰۹/- " (قادیان کی لجنہ کے ذمہ سات سو روپیہ لگایا گیا۔ مگر ۸۴۹/- روپے دیا)
گرلز سکول گورداسپور ۱۲/۶/- روپے لجنہ پٹھانکوٹ ۱۷/۱۰/- روپے
ٹبالہ ۱۰/۱۴/- روپے۔ حیدر آباد دکن مقررہ رقم ایک سو مگر دیئے ۲۲۵/- روپے
سکندر آباد دکن " " " " " ۲۲۱/- "
دہلی جس میں ۵۰/- روپیہ آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کی بیگم صاحبہ کا ہے اور صاحب موصوف کے ذریعہ دہلی کی لجنہ کا وعدہ ایک ہزار کا ہے۔ ۶۹۲/۱۴/۱
کپورتھلہ مقررہ رقم ۲۰/- مگر دیئے ۱۰۵/- روپے۔
خواتین ضلع جالندھر بذریعہ چودھری عبد الغنی خاں صاحب کریام ۴۰/۱۴/۰ روپے
خاص شہر جالندھر ۸/۸/- روپے۔ لجنہ امرتسر ۵۳/۹/۶ روپے

اجنالہ ۱۵/- روپے۔ خواتین خاندان کیپٹن ملک سلطان محمد خاں صاحب راولپنڈی ۱۰/۱۴/- روپے۔ لجنہ گجرات ۵۳/۱۴/۱۱ روپے
گھاریال ۲/۱۳/۱۴ روپے۔ لالہ موسیٰ ۳۳/۱۴/۱۲ روپے۔ گوکیکی ۵/۱۲/۱۴ "
کالرہ کلاں ۱۵/- روپے۔ شیخو پور ۱۲/۶/- روپے۔
کھیوڑہ ۷/۱۴/۱ روپے۔ نوشہرہ ۱۶/۱۴/- روپے۔ سرگودھا ۳۰/- روپے
ادرحمہ ۲۰/۲/۱۴ روپے۔ نبی سر روڈ سندھ ۱۰/- روپے
روہڑی سندھ سیمنٹ ورکس ۲۰/- روپے۔ لدھیانہ ۲۸/- "
بھاگا بھٹیاں ۱۳/- ۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۱/-
بھگالہ ضلع سیالکوٹ ۷/- روپے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور ۱۲/۱۴/- روپے
لجنہ جہلم ۳۲/- روپے۔ مردان صوبہ سرحد ۴/۱۴/- روپے
مدراس ۷/- روپے۔ چک ۲۷۹ شیخوپورہ ۳/۰/- روپے۔
چک ۵۲۳ ضلع ملتان ۱۰/- روپے۔ کوٹ قیصرانی ۶/-

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا تھا۔ چار ہزار کی رقم اتنی تھوڑی ہے کہ اگر میں چاہتا۔ تو قادیان سے ہی جمع

درخواست رخصت

معدہ کی خرابی اور خون کے دباؤ کی تکلیف کی وجہ سے ڈاکٹری مشورہ یہ ہے کہ کامل آرام کیا جائے۔ اور زیادہ گفتگو نہ کی جائے۔ لہذا مقامی احباب سے گذارش ہے۔ کہ دوسرے اعلان تک مجھے کامل سکون اور آرام کرنے کے لئے رخصت دی جائے۔

خاکسار عبد العزیز خان مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

اسلام اور دیگر مذاہب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے دعویٰ تعلیم و دیگر مضامین حضور ہی کی تحریرات سے ۲۰۰ صفحے کی انگریزی تبلیغی کتاب قیمت ایک روپیہ مجلد ڈیڑھ روپیہ معہ ڈاک خرچ۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خاں مدت سے بیمار ہے۔ اور دہلی میں ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب کے زیر علاج ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے علاج سے کچھ افاقہ ہو گیا تھا۔ لیکن پلاسٹر لگوانے کی وجہ سے اب طبیعت پھر زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ حرارت بھی ۱۰۳ تک ہو جاتی ہے درد بھی ہوتا ہے۔ اور پیس بھی آتی ہے۔ اور بے چینی بے حد رہتی ہے۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام صحابہ اور صحابیات نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خاں کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور خدا تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے۔

خاکسار بیگم سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ۸ یارک روڈ نئی دہلی

لئے تو ہر عورت اسمیں شامل ہو۔ تاکہ وہ ثواب سے محروم نہ رہے"۔ پس ہر جماعت کی ہر لجنہ جس کا نام اس فہرست میں نہیں۔ اپنی لجنہ کی مقررہ رقم پوری کریں۔ اگر مقررہ رقم کا علم نہ ہو۔ تو اپنی توفیق کے مطابق دیں۔ والسلام۔ خاکسار

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن ۲۳ فروری۔ کل دن کے وقت چھ ہزار اتحادی طیاروں نے جرمنی میں بڑے زور کا حملہ کر کے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ رات کے وقت برطانی ہوابازوں نے برلن پر حملہ کیا۔ اس سے پہلے دشمن کے رسد اور کمک کے رستوں پر اتنا بڑا حملہ نہ کیا گیا تھا۔ جرمنی کی بڑی بڑی ریلوے لائنیں اور سڑکیں تو اتحادی بمباری سے پہلے ہی ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں۔ کل کے حملہ میں چھوٹی ریلوے لائنوں اور سڑکوں کو نشانہ بنایا گیا۔ اس حملہ میں کم و بیش چالیس ہزار ہوابازوں نے حصہ لیا۔ آٹھویں امریکن ہوائی بیڑے نے کل ۱۴۰۰ بمبار اور آٹھ سو فائٹرز کے ساتھ دشمن کے ریلوے جنکشنوں اور سٹیشنوں کو نشانہ بنایا۔ رات کو پھر روہر میں دشمن کے ٹھکانوں کی خبر لی گئی۔ بحیرہ روم کے اڈوں سے اڑ کر ایک ہزار اتحادی طیاروں نے جنوبی جرمنی اور آسٹریا میں بھی جرمن ٹھکانوں کی خوب خبر لی۔

لندن ۲۳ فروری۔ مغربی محاذ پر جنرل پیٹن کے دستوں نے دو جگہ دریائے سار کو پار کر لیا ہے۔ اور اب رائن تک ان کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ تیسری فوج کے دو دستوں نے دو جرمن شہروں پر بھی قبضہ کر لیا۔ اب تک یہ فوج جرمنی کے چالیس شہروں اور دیہات پر قبضہ کر چکی ہے۔ اتحادیوں کو دار برگ کے جنوب میں بھی کامیابی ہوئی ہے۔ دار برگ سے دشمن کو بالکل نکال دیا گیا ہے۔ شمال میں کینیڈین دستے کلیکار کی طرف کچھ اور بڑھ گئے ہیں۔ اور میولنڈیک کے گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ میولنڈیک اور کلیکار کے درمیان بڑی سڑک پر اب بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ گاؤچ میں دشمن کا کلیتہً صفایا کیا جا چکا ہے۔ مارشل منٹگمری خود گاؤچ کا معائنہ کرنے کے لئے گئے۔

لندن ۲۳ فروری۔ مشرقی محاذ پر مارشل کونیف کی فوجوں نے برنڈن برگ میں ۲۰ قصبات پر قبضہ کر لیا۔ اور اب وہ گوبن سے جو اس علاقہ میں جرمنوں کی اہم چھاؤنی ہے۔ صرف ۲½ میل پر ہیں۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ روسی یہاں کچھ اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور انہوں نے گوبن پر حملے شروع کر دیئے ہیں۔ جرمن یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ روسی اب دریائے نیسو کو پار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ترنان اور بریسلو میں گھری ہوئی جرمن فوجوں کو ٹھکانے لگایا جا رہا ہے۔ بریسلو میں مارشل کونیف کی فوج نے چار بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے اور پوزنان میں مارشل ژوکاف آخری جرمن چوکی پر حملے کر رہے ہیں۔ کونگس برگ کے جنوب مغرب میں جرمن کچھ اور آگے بڑھ گئے ہیں۔

دہلی ۲۳ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں وار ٹرانسپورٹ ممبر نے کہا کہ ریلوں کے دوبارہ گروپ بنا دینے کے سوال پر حکومت ہند معقول رنگ میں غور کر رہی ہے۔ ۱۹۴۵ء میں بڑی لائنوں کے ۵۵ اور چھوٹی لائنوں کے ستر انجن کام کرنا شروع کر دیں گے۔ پوسٹ اینڈ ایئر کے سکرٹری نے بتایا کہ علی پور میں گورنمنٹ کی ٹیلیگراف ورکشاپ پہلے سے دگنا کام کر رہی ہے جبلپور میں ایک نئی ورکشاپ کھول دی گئی ہے بمبئی کی ورکشاپ کو زیادہ وسیع کر دیا گیا ہے اب ان ورکشاپوں میں دس ہزار مزدور کام کر رہے ہیں۔

لندن ۲۳ فروری۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے ”ہندوستان سٹینڈرڈ“ کے نمائندہ سے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ میری سرگردگی میں جو ڈیلیگیشن یہاں آیا ہے۔ وہ دو سوالات کا قطعی فیصلہ کرانے کے بعد ہندوستان واپس جائے گا۔ پہلا سوال یہ ہے کہ ہم جنوبی افریقہ کے ڈیلیگیشن کا اسوقت تک پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ جب تک وہ ہندوستانیوں کو شہریت کے مساوی حقوق دینے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ اگر اس نے ہمارا یہ مطالبہ منظور نہ کیا تو اسے ہندوستان کی طرف سے پوری پوری انتقامی کارروائی کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ دوسرا سوال ہندوستان کی آزادی کا ہے۔ ڈیلیگیشن کے ممبروں کو آپس میں ہندوستان کے متعلق سمجھوتہ کرنا چاہیئے خواہ ہندوستان برطانی کامن ویلتھ کے اندر رہنا منظور کرے یا باہر ہو جائے۔

دہلی ۲۳ فروری۔ سنٹرل اسمبلی میں وار سکرٹری نے بیان کیا کہ ۱۹۴۳ء میں فوج کے لئے ۲ ارب ۷ کروڑ روپیہ کا سامان خریدا گیا تھا۔ اور ۱۹۴۴ء کے پہلے نو ماہ میں دو ارب ۸۵ کروڑ کا سامان خریدا جا چکا ہے۔

چنگکنگ ۲۳ فروری۔ چینی فوج کے کمانڈر انچیف نے ایک بیان میں کہا۔ کہ جاپانیوں نے اس خطرہ کے پیش نظر کہ چین کے مشرقی ساحل پر امریکن فوج اترنے والی ہے اس علاقہ میں پچاس ڈویژن فوج جمع کر دی ہے جو جاپان کی کل فوجی طاقت کا ⅓ ہے منچوریا میں جو ۲۲ ڈویژن جاپانی فوج ہے وہ اس سے علاوہ ہے۔

واشنگٹن ۲۳ فروری۔ امریکن پارلیمنٹ میں رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ کہ اب تک لڑائی میں روس کے ۳۵ لاکھ سپاہی ہلاک و مجروح ہو چکے ہیں جن لاکھوں روسی شہریوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا وہ الگ ہیں۔ برطانیہ اور برطانی نوآبادیات کے ہلاک شدہ اور مجروحین کی تعداد چھ لاکھ ۵ ہزار ہے۔

برلن ۲۳ فروری۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ روسی فوج برسلاؤ کے شہر میں جنوب کی طرف داخل ہو گئی تھی۔ اور شہر کی جنوبی پارک کا اسکا قبضہ بھی ہو چکا تھا۔ مگر جرمن فوج نے اس روسی فوج کا بالکل صفایا کر دیا۔ برسلاؤ کے مغرب میں روسی فوج کو کلنٹیڈ روحت تک پیچھے ہٹا دیا گیا ہے۔ روسیوں نے مان لیا ہے کہ پلاؤ کے قرب و جوار میں جرمن زبردست جوابی حملے کر رہے ہیں۔ اور روسیوں کو چند ایک مقامات کو خالی کرنا پڑا ہے۔ ایک روسی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ اس علاقہ میں فریقین کو بھاری نقصان پہنچ رہا ہے۔ دریائے اوڈر کے موڑ میں اپنی چھاؤنی گوبن کو بچانے کے لئے بھی جرمن بہت سی تازہ دم فوج لے آئے ہیں جس کی امداد کے لئے ٹینکوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔

لندن ۲۳ فروری۔ مغربی محاذ پر جرمن ارشل رنسٹڈ ماس اور رائن کے درمیانی علاقہ میں پچاس بٹالین فوج لے آیا ہے۔ اور جرمن اتحادیوں کو روکنے کے لئے کٹ کٹ کر لڑ رہے ہیں۔

ایتھنز ۲۳ فروری۔ شہر کے ایک قیدخانہ میں تین ہزار قیدیوں نے جو ای۔ اے۔ ایم پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ کیونکہ حکومت نے معاہدہ کے باوجود اب تک ان کی رہائی کے سوال پر غور نہیں کیا۔

لندن ۲۳ فروری۔ سول ڈیفنس کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ لندن میں ہر مربع میل میں ۶۴۰ ایکڑ جگہ پر عمارتیں بنی ہوئی ہیں جن میں سے ۱۲۴ ایکڑ رقبہ کی تمام عمارتیں جرمن بمباری سے تباہ ہو چکی ہیں۔ گویا شہر کی ایک تہائی سے زیادہ عمارتیں بمباری سے تباہ ہو چکی ہیں۔ جنگ کے آغاز سے فروری ۴۴ء تک جس قدر الارم ہوائی حملوں کے ہو چکے ہیں اگر ان کی مدت کو جمع کیا جائے تو نو ہفتہ یعنی ۱۵۱۲ گھنٹہ بنتی ہے۔

دہلی ۲۳ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں ریلوے بجٹ پاس ہو گیا۔ جو دو ارب بیس کروڑ روپیہ سے زیادہ کا تھا۔ اس پر چار روز تک بحث ہوئی۔ اس میں تخفیف کی پانچ تحریکیں پیش ہوئیں اور اس وجہ سے بجٹ کی رقم میں ۸۲ لاکھ روپیہ کی کمی ہو گئی۔

واشنگٹن ۲۳ فروری۔ ایڈمرل نمٹس کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن فوج فلپائن میں کالیدگے جزیرہ پر اتر گئی ہے۔ یہ جزیرہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ امریکہ اور منیلا کی شاہراہ پر واقع ہے۔ اور اس شاہراہ کی کنجی سمجھا جاتا ہے۔

آیوجیما کے جزیرہ میں گھسان کا رن پڑ رہا ہے اب تک امریکن فوج نصف جزیرہ پر قبضہ کر چکی ہے۔ آج صبح جاپانیوں کی اہم پہاڑی چھاؤنی سوری باچی پر بھی امریکن جھنڈا لہرا دیا گیا۔ امریکن فوج برابر پیش قدمی کر رہی ہے۔ اور اس ہوائی اڈہ پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ جو جزیرہ کے عین وسط میں ہے۔ ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ اب تک آیوجیما کی لڑائی میں ۵۳۰۰ امریکن سپاہی ہلاک اور مجروح ہو چکے ہیں۔ مگر جاپانیوں کا سر کچلنے کے لئے ابھی کافی فوج موجود ہے۔

کلکتہ ۲۳ فروری۔ شمالی برما میں پچاسویں چینی ڈویژن نے آنگیا کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو نامتھو کے شہر کے سامنے دریائے نامتھو کے شمالی کنارے پر واقع ہے۔ وسطی برما میں ۱۴ ویں فوج کے محاذ پر دشمن نے دو جوابی حملے کئے جو روک لئے گئے۔

لندن ۲۳ فروری۔ آج پھر اتحادی ہوائی جہاز بڑی تعداد میں جرمنی پر جا پہنچے۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ یہ حملہ بھی کل کی طرح دو اطراف سے ہوا کل کا حملہ بمبار[illegible] ہمیشہ یادگار رہے گا۔ انہیں نہ صرف جرمنی [illegible] بلکہ ہالینڈ، بلجیم، آسٹریا اور شمالی اٹلی میں جرمن ٹھکانوں پر دھواں دھار بم برسائے